بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

مختصر اور جامع تفسیری نکات

تذکیر بالقرآن

Reflections from Qur'an

قرآن مجید کی منتخب آیات کی تفسیر

A Summary of Qur’anic Teachings

Part – 13

English - Urdu

حافظ محمد ابو بکر سجاد علوی (خطیب لندن)

Seymour Road

London,

United Kingdom

Telephone: +44 7853099327

پارہ - 13

قرآن مجید کا تیرھواں پارہ سورۃ یوسف کی آیات 53 تا 111، سورۃ الرعد مکمل اور سورۃ ابراھیم مکمل پر مشتمل ہے۔

اہم تفسیری نکات

نفس، گناہ اور سرکشی پر ابھارتا ہے

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕاِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔(سورۃ یوسف۔53)

میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا، بے شک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے۔ بے شک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔

And I do not acquit myself. Indeed, the soul is a persistent enjoiner of evil, except those upon which my Lord has mercy. Indeed, my Lord is Forgiving and Merciful. (12:53)

اپنی پاکبازی بیان کرنا درست نہیں (فلا تزکّوا انفسکم) مگر خاص حالات میں اس کی اجازت ہے۔

اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ: آخر آیت میں فرمایا کہ میرا رب بڑا مغفرت کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے لفظ غفور میں اس طرف اشارہ ہے کہ نفس امّارہ جب اپنی خطاء پر نادم ہو کر توبہ کرے اور نفس لوامہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت بڑی ہے وہ معاف فرمادیں گے۔ اور لفظ رحیم میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ سچی توبہ اور گناہوں سے مغفرت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کا نتیجہ ہے۔

یوسفؑ مصر کے ایوان اقتدار میں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔یوسف۔56

We never discount the reward of the good-doers.

قحط سالی

خوشحال معاشرے کیلیئے یوسفؑ کے اقتصادی منصوبے

برادران یوسفؑ کا مصر آنا

وَجَآءَاِخْوَةُ يُوْسُفَ۔۔۔یوسف۔58

حضرت یوسفؑ نے وزیر مصر بن کر سات سال تک غلے اور اناج کی بہترین منصوبہ بندی کی۔اس کے بعد جب عام قحط سالی شروع ہوئی اور لوگ ایک ایک دانے کو ترسنے لگے تو آپ نے محتاجوں کو دینا شروع کیا،یہ قحط علاقہ مصر سے نکل کر کنعان وغیرہ شہروں میں بھی پھیل گیا تھا۔اور دور دراز سے لوگ غلہؔ لینے کیلیئے آنا شروع ہو گئے۔

ان غلّہ لینے کیلیئے آنے والوں میں برادران یوسف بھی تھے۔جو باپ کے حکم پر غلے کے حصول کے لئے دربارشاہی میں پہنچ گئے جہاں حضرت یوسفؑ تشریف فرماتھے،جنہیں یہ بھائی تو نہ پہچان سکے لیکن یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا۔اللہ کی شان دیکھئے کہ جو برادران یوسف کل یوسفؑ کو کنوئیں میں بے یارومددگار چھینک آئے تھے آج اسی یوسفؑ کے در پر غلّہ لینے کیلیئے بھکاریوں کی طرح کھڑے تھے۔

مستقبل کے خطرات سے حفاظت کی دعا

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔ (یوسف۔64)

بس اللہ ہی بہترین محافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔

Best Protector: Allah

But ˹only˺ Allah is the best Protector, and He is the Most Merciful of the merciful. (12:64)

یہ یعقوبؑ کے دعائیہ کلمات ہیں جو انہوں نے اپنے دوسرے بیٹے بنیامین کو سفر پر رخصت فرماتے ہوئے کہے تھے کیونکہ انہیں اندیشہ لاحق تھا کہ کہیں اس کے ساتھ بھی کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آجائے جیسے یوسفؑ کے ساتھ ہوا تھا۔

حفاظتی تدابیر توکّل کے خلاف نہیں

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔ (یوسف۔67)

پھر (یعقوبؑ نے) کہا: میرے بچو، مصر کے دارالسطنت میں ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے جانا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حاکم ذات تو اللہ ہی کی ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ (توکل) کرنا چاہیے۔

Precautionary Measures are permissible

He then instructed ˹them˺, “O my sons! Do not enter ˹the city˺ all through one gate, but through separate gates. I cannot help you against ˹what is destined by˺ Allah in the least. It is only Allah Who decides. In Him I put my trust. And in Him let the faithful put their trust.”

He (Jacob PBUH) told his sons that they should enter through different gates. His desire was to protect them from envy, harm and evil eye.

جب یعقوبؑ کے گیارہ بیٹے بشمول بنیامین مصر جانے لگے، تو یعقوبؑ نے سفر پر راونہ ہونے سے پہلے ان کو یہ ہدایت دی۔ یہ اس لئے کہ ایک ہی باپ کے گیارہ بیٹے، جو قد و قامت اور شکل وصورت میں بھی ممتاز ہوں، جب اکٹھے ایک ہی جگہ یا ایک ساتھ کہیں سے گزریں تو عموماً لوگ تعجب یا حسد کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہی چیز نظر لگنے کا باعث بنتی ہے۔ چنانچہ انہیں نظر بد سے بچانے کے لئے بطور تدبیر یہ حکم دیا۔ لیکن ساتھ وضاحت بھی فرمادی کہ یہ ہدایت یا تاکید بطور ظاہری اسباب، احتیاط اور تدبیر کے ہے جسے اختیار کرنے کا انسانوں کو حکم دیا گیا ہے، تاہم اس سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر و قضا میں تبدیلی نہیں آسکتی۔ ہو گا وہی، جو اس کی قضا کے مطابق اس کا حکم ہو گا۔

مذکورہ آیت سے چند مسائل اور احکام معلوم ہوتے ہیں:

1۔اولاً یہ کہ نظر بد کالگ جانا حقیقت ہے اس سے بچنے کی تدبیر کرنے کی اجازت ہے۔ جس طرح مضر غذاؤں اور مضر افعال سے بچنے کی تدبیر کرنا۔ حدیث میں آتا ہے: اَلْعَيْنُ حَق۔ نظر کالگ جانا حق ہے۔(بخاری، مسلم)۔ آپ ﷺ نے نظر بد سے بچنے کے لیے دعائیہ کلمات بھی اپنی امت کو بتائے ہیں مثلاً فرمایا کہ جب تمہیں کوئی چیز اچھی لگے تو بارک اللہ کہو۔ اسی طرح ماشاء اللہ، لا قوۃ الا باللہ پڑھنا بھی مسنون عمل ہے۔ سورہ کہف، معوّذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) نظر کے لیے بطور دم پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب کے دو لڑکوں کو کمزور دیکھ کر اس کی اجازت دی کہ رقیہ کے ذریعہ ان کا علاج کیا جائے۔ اس معاملے میں اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ آج کل تعویذ کا بزنس بنا کر لوگوں کو لوٹنے کی شریعت میں قطعاً گنجائش نہیں۔

2۔ثانیاً یہ کہ لوگوں کے حسد سے بچنے کے لئے اپنی مخصوص نعمتوں، صلاحیتوں اور اوصاف کا لوگوں کے سامنے اظہار نہ کرنا درست ہے۔

3۔ثالثاً یہ کہ مضر آثار سے بچنے کے لئے ظاہری اور مادی تدبیریں کرنا توکل اور شان انبیاءؑ کے خلاف نہیں۔

4۔رابعاً یہ کہ جب ایک شخص کو کسی دوسرے شخص کے بارے میں کسی تکلیف کے پہنچ جانے کا اندیشہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کو آگاہ کردے اور اندیشہ سے بچنے کی ممکن تدبیر بتلادے جیسے یعقوبؑ نے کیا۔

5۔خامساً یہ کہ ایک مسلمان کا کام یہ ہے کہ ہر کام میں اصل بھروسہ اور توکل تو اللہ تعالیٰ پر رکھے مگر ظاہری اور مادی اسباب کو بھی نظر انداز نہ کرے۔ جس قدر جائز اسباب اپنے مقصد کے حصول کے لئے اس کے اختیار میں ہوں ان کو بروئے کار لانے میں کوتاہی نہ کرے جیسے حضرت یعقوبؑ نے کیا اور رسول کریم ﷺ نے بھی اس کی تعلیم فرمائی ہے کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو۔ یہی پیغمبرانہ توکل اور سنت رسولؐ ہے۔ دانائے رومؒ نے فرمایا: بر توکل زانوئے اشتر ببند

6۔سادساً یہ کہ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یوسفؑ نے اپنے چھوٹے بھائی کو تو بلانے کے لئے بھی کوشش اور تاکید کی اور پھر جب وہ آگئے تو ان پر اپنا راز بھی ظاہر کردیا مگر والد محترم کے نہ بلانے کی فکر فرمائی اور نہ ان کو اپنی خیریت سے مطلع کرنے کا کوئی اقدام کیا۔ اس پورے چالیس سال کے عرصہ میں بہت سے مواقع تھے کہ والد ماجد کو اپنے حال اور خیریت کی اطلاع دیدیتے لیکن یہ جو کچھ ہوا وہ بحکم قضاء وقدر باشارات وحی ہوا۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت نہ ملی ہوگی کہ والد محترم کو حالات سے باخبر کیا جائے کیونکہ ابھی ان کا ایک اور امتحان ابھی باقی تھا یعنی بنیامین کی مفارقت کا امتحان جس کا ذکر اگلی آیات میں آرہا ہے۔

یعقوبؑ کیلئے نئی آزمائش،

دوسرے بیٹے بنیامین کی بھی جدائی

دعا یعقوبؑ

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىٓ اِلَى اللهِ ۔

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں۔ یوسف۔86

Dua of Yaqoob

I complain of my anguish and sorrow only to Allah.

یعقوبؑ۔ والدین کیلئے رول ماڈل،

انکی حکمت، تدبّر، صبر اور حکمت سے منتشر خاندان بالآخر جڑ گیا

قصہ یوسف کا سبق:

اللہ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے

وَلَا تَاْيْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللهِ ۭاِنَّهٗ لَا يَاْيْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں۔ یوسف۔87

And do not lose hope in the mercy of Allah, for no one loses hope in Allah's mercy except those with no faith.

یوسفؑ کی درگذر،

دعا یوسفؑ

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

آج تم پر کوئی مواخذہ و گرفت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے، وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ یوسف۔92

Joseph Forgave

Joseph said, “There is no blame on you today. May Allah forgive you! He is the Most Merciful of the merciful!

حضرت یوسفؑ نے بھی پیغمبرانہ عفوودرگزر سے کام لیتے ہوئے فرمایا کہ جو ہوا سو ہوا۔ آج تمہیں کوئی سرزنش اور ملامت نہیں کی جائے گی۔

فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ نے بھی مکہ کے ان کفار اور سرداران قریش کو، جو آپ کے خون کے پیاسے تھے اور آپ کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچائی تھیں، یہی الفاظ لاتثریب علیکم الیوم۔ انتم الطلقا۔ ارشاد فرماکر انہیں معاف فرمادیا تھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

برادران یوسفؑ کا اعتراف جرم اور توبہ و استغفار

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـٕيْنَ۔

ابا جان آپ ہمارے لئے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بیشک ہم ہی قصوروار ہیں۔ یوسف۔97

They begged: O our father! Pray for the forgiveness of our sins. We have certainly been sinful.

لطیف ومہربان ذات

اِنَّ رَبِّیْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ۔

بے شک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے مہربانی فرماتا ہے بے شک وہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ یوسف۔100

Indeed my Lord is subtle in fulfilling what He wills. Surely He ˹alone˺ is the All-Knowing, All-Wise.

یوسفؑ کی شکرگذاری اور خاتمہ بالایمان کی دعا

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَأْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ۔

اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حکمرانی عطا فرمائی، اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو دنیا و آخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے فرمانبرداری کی حالت میں وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ ملا دے۔ یوسف۔101

My Lord, You have given me [something] of sovereignty and taught me of the interpretation of dreams. Creator of the heavens and earth, You are my protector in this world and the Hereafter. Cause me to die a Muslim and join me with the righteous.

قصّہ یوسف کا خلاصہ:

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، برادران یوسفؑ نے کیا سوچا اور کیا ہو گیا۔

دعوت و وحدانیت، توحید کی راہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

آپ کہہ دیجئے میری راہ یہی ہے کہ میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں، میں خود بھی پوری روشنی میں اپنا راستہ دیکھ رہا ہوں اور میرے امّتی بھی، اور اللہ پاک ہے اور شرک کرنے والوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔ یوسف۔108

Say, " This is my way; I invite to Allah with insight, I and those who follow me. And exalted is Allah; and I am not of those who associate others with Him".

اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو جنہیں تمام جن و انس کی طرف بھیجا ہے، حکم دیتا ہے کہ لوگوں کو خبر کر دوں کہ میرا مسلک، میرا طریق، میری سنت یہ ہے کہ اللہ کی وحدانیت کی دعوت عام کر دوں۔ پورے یقین دلیل اور بصیرت کے ساتھ۔

سیروفی الارض کی دعوت

سورۃ یوسفؑ کی آخری آیت

عبرت اور سبق

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔

یقیناً ان لوگوں کے (عروج وزوال کے) قصہ میں صاحبانِ عقل کے لئے بڑی عبرت ونصیحت ہے وہ (قرآن) کوئی گھڑی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے موجود ہے اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے (سراسر) ہدایت ورحمت ہے۔(یوسف۔111)

There was certainly in their stories a lesson for those of understanding. Never was it [i.e., the Quran] a narration invented, but a confirmation of what was before it and a detailed explanation of all things and guidance and mercy for a people who believe.

سورہ رعد

Chapter 13: The Thunder

سورۃ الرعد مکی سورت ہے اور اس میں 43 آیات ہیں۔

قرآن کی حقّانیت

مظاہر کائنات

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى۔۔

اور اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے (خلا میں) بلند فرمایا (جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو پھر وہ اپنے عرش پر جلوہ افروز ہوا، اور اس نے سورج اور چاند کو ایک نظام کا پابند بنا دیا، ہر ایک اپنی مقررہ میعاد (میں مسافت مکمل کرنے) کے لئے (اپنے اپنے مدار میں) چلتا ہے۔۔۔رعد۔2

It is Allah who has raised the heavens without pillars that you [can] see; then He established Himself above the Throne and made subject the sun and the moon, each running [its course] for a specified term.

صفاتِ الٰہی

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ۔

وہی (نظام کائنات کے) ہر کام کا انتظام کر رہا ہے اور اپنی قدرت کی نشانیاں (قوانین فطرت کو) کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا یقین کرو۔۔(رعد۔2)

He regulates all matters, explaining the *Ayat* (proofs, verses, lessons, signs etc.) in detail, that you may believe with certainty in the meeting with your Lord.

زمین پر موجود اللہ کی قدرت کی نشانیاں

وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔

اور اسی نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور زمین میں ہر ایک پھل دو قسم کا بنایا دن کو رات سے چھپا دیتا ہے بے شک اس میں سوچنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔۔۔(رعد۔3)

And He is the One Who spread out the earth and placed firm mountains and rivers upon it, and created fruits of

every kind in pairs. He covers the day with night. Surely in this are signs for those who reflect.

وَ فِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ

اور دیکھو، زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں انگور کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دوہرے سب کو ایک ہی پانی سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنادیتے ہیں اور کسی کو کمتر ان سب چیزوں میں بہت سی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔(رعد۔4)

And on the Earth there are different neighbouring tracts (Continents), gardens of grapevines, various crops, palm trees—some stemming from the same root, others standing alone. They are all irrigated with the same water, yet We make some taste better than others. Surely in this are signs for those who understand.

بصیرت سے محروم لوگ،(رعد۔5)

مغفرت عطا کرنے والی ہستی مگر سزا پر بھی قادر۔(رعد۔6)

الایمان بین الخوف والرجا

رجاء یعنی امید اور خوف دونوں پہلو سامنے رہیں کیونکہ اگر امید ہی امید سامنے رہے تو انسان معصیت الٰہی پر دلیر ہو جاتا ہے اور اگر خوف ہی خوف ہر وقت دل ودماغ پر مسلط رہے تو اللہ کی رحمت سے مایوسی ہو جاتی ہے اور دونوں ہی باتیں غلط اور انسان کے لیے تباہ کن ہیں اسی لیے کہا جاتا ہے الایمان بین الخوف والرجاء۔ ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے یعنی دونوں باتوں کے درمیان اعتدال وتوازن کا نام ایمان ہے انسان اللہ کے عذاب کے خوف سے بے پرواہو اور نہ اس کی رحمت سے مایوس۔

علم الٰہی

اللہ کے علم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں

اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔

اللہ ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں کمی یا بیشی ہوتی ہے اس سے بھی وہ باخبر رہتا ہے۔ اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔(رعد۔8)

Allah knows what every female carries and what the wombs lose [prematurely] or exceed. And everything with Him is by due measure.

اللہ تعالیٰ ہر اس چیز کو بھی جانتا ہے جو بندوں سے پوشیدہ ہے اور اسے بھی جو بندوں پر ظاہر ہے، اس سے کچھ بھی مخفی نہیں۔ وہ سب سے بڑا۔ وہ ہر ایک سے بلند ہے ہر چیز اس کے علم میں ہے ساری مخلوق اس کے سامنے عاجز ہے۔

اللہ کو علم ہے کہ پیٹ میں کیا ہے؟ اس کی جنس کے علاوہ بھی اللہ بخوبی جانتا ہے کہ اچھا ہے یا برا؟ نیک ہے یا بد؟ شقی ہو گا یا سعید ؟روزی، عمر کتنی ہے؟

آج کی سائنس بھی کہتی ہے کہ بچے کے جینز کوڈ میں محفوظ معلومات سے اس کی جسمانی شخصیت کا اندازہ ہو جاتا ہے مثلاً بڑے ہو کر کون کون سی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ البتہ بہت ساری باتیں صرف اللہ کے علم میں ہیں۔

حفاظت والے فرشتے

لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ؕ

ہر شخص کی حفاظت کے لیے اس کے آگے پیچھے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔رعد۔11

For him [i.e., each one] are successive [angels] before and behind him who protect him by the decree of Allah.

اللہ کے فرشتے بطور نگہبان بندوں کے ارد گرد مقرر ہیں، جو انہیں آفتوں سے اور تکلیفوں سے بچاتے رہتے ہیں جیسے کہ دو فرشتے انسان کے دائیں بائیں اعمال لکھنے پر مقرر ہیں، داہنے والا نیکیاں لکھتا ہے بائیں جانب والا بدیاں لکھتا ہے۔ اسی طرح دو فرشتے اس کے آگے پیچھے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس ہر انسان ہر وقت چار فرشتوں میں رہتا ہے، دو کاتب اعمال دائیں بائیں دو نگہبانی کرنے والے آگے پیچھے، پھر رات کے الگ دن کے الگ۔

حدیث: تم پر فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں، رات کے اور دن کے۔ان کا میل صبح اور عصر کی نماز میں ہوتا ہے رات گزارنے والے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔باوجود علم کے اللہ تبارک وتعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم گئے تو انہیں نماز میں پایا اور آئے تو نماز کی حالت میں چھوڑ آئے۔

حدیث: حضرت عثمان (رض) حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے دریافت کیا کہ فرمایئے بندے کے ساتھ کتنے فرشتے ہوتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ایک تو دائیں جانب نیکیوں کا لکھنے والا جو بائیں جانب والے پر امیر ہے جب تو کوئی نیکی کرتا ہے وہ ایک کے بجائے دس لکھ لی جاتی ہیں جب تو کوئی برائی کرے تو بائیں جانب والا دائیں والے سے اس کے لکھنے کی اجازت طلب کرتا ہے وہ کہتا ہے ذرا ٹھہر جاؤ شاید یہ **توبہ واستغفار** کرلے تین مرتبہ وہ اجازت مانگتا ہے تب تک بھی اگر اس نے توبہ نہ کی تو یہ نیکی کا فرشتہ اس سے کہتا ہے اب لکھ لے۔

عادتیں خود بخود نہیں بدلتیں، ان کو بدلنا پڑتا ہے، چاہے فرد کی ہوں یا قوم کی۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ۔

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔(رعد۔11)

Indeed, Allah will not change the condition of a community until they change themselves.

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ہر چیز اللہ کی تسبیح وحمد کرتی ہے

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓـئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ۔۔۔

رعد (بادلوں کی گرج، چمک) اس کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کی خشیت میں۔(رعد۔13)

The thunder glorifies His praises, as do the angels in awe of Him

Lightning، گرج چمک کی دعا:

اللہم لا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک وعافنا قبل ذالک۔

اے اللہ اپنے غضب سے ہمیں قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس قبل ہمیں عافیت عطا فرما۔ (آمین)

صرف اللہ ہی کو پکارو

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۗ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَىْءٍ۔

صرف اللہ ہی کو پکارنا برحق ہے، وہ جو لوگ اوروں کو اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان (کی دعا) کا کچھ بھی جواب نہیں دیتے۔۔۔رعد۔14

To Him [alone] is the supplication of truth. And those they call upon besides Him do not respond to them with a thing.

اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

ہر چیز اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔۔۔رعد۔15

To Allah ˹alone˺ bow down ˹in submission˺ all those in the heavens and the earth—willingly or unwillingly—as do their shadows, morning and evening.

ایک موازنہ

اندھیرا اور روشنی برابر نہیں ہو سکتے، اسی طرح حق و باطل برابر نہیں۔(رعد۔16)

Can the blind and the sighted be equal? Or can darkness and light be equal?

جو چیز دوسروں کو فائدہ دیتی ہے وہ قائم ودائم رہتی ہے

وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ۔

اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے وہ زمین میں ٹھیر جاتی ہے۔۔۔۔رعد۔17

That which benefits the people, it remains on the earth.

حدیث: خیر الناس مع ینفع الناس۔

لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔

اللہ اپنی زمین میں انہی کو دوام بخشتا ہے جو افراد اور قومیں اپنے مقصد زندگی کو پہچانتی ہیں اللہ کی زمین پر تعمیری سوچ کے ساتھ زندہ رہتی ہیں ہم یہ طے کریں کہ ہمیں خس وخاشاک کی طرح بہہ جانا ہے یا اپنی پیدائش کے مقصد کی تجدید کرتے ہوئے اللہ کی خوشنودی کو پانا ہے۔

حدیث: جس ہدایت وعلم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی۔ زمین کے ایک حصہ نے تو پانی کو قبول کیا، گھاس چارہ بکثرت آگیا۔ بعض زمین جاذب تھی، اس نے پانی کو روک لیا پس اللہ نے اس سے بھی لوگوں کو نفع پہنچایا۔ پانی ان کے پینے کے، پلانے کے، کھیت کے کام آیا اور جو ٹکڑا زمین کا سنگلاخ اور سخت تھا نہ اس میں پانی ٹھیرا نہ وہاں کچھ بیداوار ہوئی۔ پس یہ اس کی مثال ہے جس نے دین میں سمجھ حاصل کی اور میری بعثت سے اللہ نے اسے فائدہ پہنچایا اس نے خود علم سیکھا دوسروں کو سکھایا اور مثال ہے اس کی جس نے اللہ کی وہ ہدایت قبول نہیں کی جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ پس وہ سنگلاخ زمین کی مثل ہے۔ (بخاری، مسلم)

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى۔

جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرلی ہے اُن کے لیے بھلائی ہے۔۔۔رعد۔18

سمجھدار لوگوں کی صفات

سورۃ رعد کی آیات 18 تا 24 میں عقلمندوں کی خصوصیات کو بیان کیا گیا۔

Characteristics of Intellectual People

انّما یتذکّر اولو الالباب۔۔۔۔ رعد۔19

عہد کی پاسداری،

صلہ رحمی،

خوف خدا،

خوف آخرت،

صبر واستقامت،

اقامت صلوۃ،

انفاق فی سبیل اللہ

برائی کا مقابلہ اچھے اور مثبت انداز میں

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

فساد فی الارض کے بجائے اصلاح فی الارض،

ذکرالٰہی۔الا بذکراللہ تطمئنّ القلوب،

رزق کی کشادگی،

ایمان اور عمل صالح: اچھے انجام کی ضمانت

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ۔

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے خوشخبری اور اچھا انجام ہے۔(رعد۔29)

Those who have believed and done righteous deeds – a good state is theirs and a good return.

قرآن حکیم کی صفات جلیلہ۔۔۔رعد۔31

حضور ﷺ فرماتے ہیں ہر نبی کو ایسی چیز ملی کہ لوگ اس پر ایمان لائیں۔ میری ایسی چیز اللہ کی یہ وحی (قرآن) ہے پس مجھے امید ہے کہ سب نبیوں سے زیادہ تابعداروں والا میں ہو جاؤں گا۔ مطلب یہ ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) کے معجزے ان کے

ساتھ ہی چلے گئے اور میرا یہ جیتا جاگتا معجزہ رہتی دنیا تک رہے گا، نہ اس کے عجائبات ختم ہوں نہ یہ کثرت تلاوت سے پرانا ہو گا، نہ اس سے علماء کے علم کی پیاس بجھے گی۔ جو اس کے سوا کسی اور چیز میں ہدایت تلاش کرے گا اسے اللہ گمراہ کر دے گا۔

ہر چیز سے باخبر ہستی

اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ۔۔۔

وہ اللہ جو نگہبانی کرنے والا ہے ہر شخص کی، اس کے کئے ہوئے اعمال پر۔۔۔رعد۔33

Then is He who is a maintainer of every soul, [knowing] what it has earned,

اللہ تعالیٰ ہر انسان کے اعمال کا محافظ ہے ہر ایک کے اعمال کو جانتا ہے، ہر نفس پر نگہبان ہے، ہر عامل کے خیر و شر کے علم سے باخبر ہے۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، کوئی کام اس کی بیخبری میں نہیں ہوتا۔ ہر حالت کا اسے علم ہے ہر عمل پر وہ موجود ہے ہر پتے کے جھڑنے کا اسے علم ہے ہر جاندار کی روزی اللہ کے ذمے ہے ہر ایک کے ٹھکانے کا اسے علم ہے ہر بات اس کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے ظاہر و باطن ہر بات کو وہ جانتا ہے تم جہاں ہو وہاں اللہ تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے

فیملی لائف۔ سنّت انبیاءؑ

انبیاءؑ نے بیوی بچوں کے ساتھ فیملی لائف گزاری

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً۔

ہم نے آپؐ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں اور ان کو ازواج اور اولاد عطا فرمائی۔۔۔رعد۔38

We have certainly sent messengers before you ˹O Prophet˺ and blessed them with wives and offspring.

حدیث: اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: حیاء، خوشبو لگانا، مسواک، نکاح۔ (ترمذی)

سورہ ابراہیمؑ

Chapter 14: The Prophet Ibrahem

سورۃ ابراہیمؑ مکی سورت ہے اور اس میں 52 آیات ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ اسلام کو انسانی ہدایت کے لیے مقتدی اور امام بنایا گیا۔ انہی سے تاریخ کی دو عظیم قومیں وجود میں آئیں بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں کے جد امجد، امام و پیشوا آپ ہی ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ اسلام کا ذکر قرآن مجید کی تقریبا 22 سورتوں میں آیا ہے اور جابجا آپؑ کے اوصاف کا ذکر کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر اس لحاظ سے بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ دیگر اہل کتاب بھی حضرت ابراہیمؑ کو اپنا پیشوا اور مقتداء سمجھتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ تمام آسمانی مذاہب کے ماننے والوں کیلئے ایک مشترکہ قابل احترام شخصیت ہیں۔

قرآن کا مقصد نزول: من الظلمت الی النور

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِۙ ۔

الرٰ: یہ ایک عالی شان کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آؤ، ان کے رب کی توفیق سے، اُس خدا کے راستے پر جو زبردست اور قابل تعریف ہے۔۔۔(ابراہیم۔1)

Alif, Lam, Ra. [This is] a Book which We have revealed to you, [O Muhammad], that you might bring mankind out of darkness into the light by permission of their Lord – to the path of the Exalted in Might, the Praiseworthy –

ہر نبی کو اپنی قوم کی زبان میں بھیجا گیا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ ۔

اور ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قومی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا ہے تا کہ وہ اپنی قوم کو (دین الٰہی) سمجھا سکے۔۔(ابراہیم۔4)

And We did not send any messenger except [speaking] in his national language to explain (Allah's message) clearly for them.

ہر قوم کی اپنی زبان میں رسول

یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی انتہائی درجے کی مہربانی ہے کہ ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا تا کہ سمجھنے سمجھانے کی آسانی رہے۔

مسند میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر نبی رسول کو اللہ تعالیٰ نے اس کی امت کی زبان میں ہی بھیجا ہے۔ حق ان پر کھل تو جاتا ہی ہے پھر ہدایت ضلالت اللہ کی طرف سے ہے (مقدر کی بات ہے)۔

صبر و شکر: دو عظیم الشان خوبیاں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

اِن واقعات میں بڑی نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو صبر اور شکر کرنے والا ہو۔ ابراہیم۔5

Indeed in that are signs for everyone patient and grateful.

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جس امر کا بھی فیصلہ کرے، وہ اس کے حق میں بہتر ہوتا ہے، اگر اسے تکلیف پہنچے اور وہ صبر کرے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے کوئی خوشی پہنچے، وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (صحیح مسلم)

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں مزید عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔۔۔ ابراہیم۔7

And [remember] when your Lord proclaimed, If you are grateful, I will surely increase you [in favours] but if you deny, indeed, My punishment is severe.

اللہ بے نیاز، لائق حمد و ثنا ہستی

فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ۔ (ابراہیم۔8)

انسان اللہ کی شکر گزاری کرے گا تو اس میں اسی کا فائدہ ہے۔ ناشکری کرے گا تو اللہ کا اس میں کیا نقصان ہے؟ وہ تو بے نیاز ہے سارا جہان ناشکر گزار ہو جائے تو اس کا کیا بگڑے گا۔

حدیث قدسی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یا عبادی !لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی اتقی قلب رجل واحد منکم مازاد ذلک فی ملکی شیئا، یا عبادی! لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم کانوا علی افجر قلب رجل واحد منکم ما نقصّ ذلک فی ملکی شیئا یا عبادی لو ان اولکم وآخرکم وانسکم وجنکم قاموا فی صّعید واحد فسالونی فاعطیت کل انسان مسالتہ مانقصّ ذلک من ملکی شیئا الا کما ینقض المخیط اذا ادخل فی البحر۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اوّل اور آخر اور اسی طرح تمام انسان اور جن، اس ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں، جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہز گار ہو، (یعنی کوئی بھی نافرمان نہ رہے) تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں اضافہ نہیں ہو گا اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر اور تمام انسان اور جن ایک آدمی کے دل کی طرح ہو جائیں، جو تم میں سب سے بڑا نافرمان اور فاجر ہو تو اس سے میری حکومت اور بادشاہی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور انسان و جن، سب ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں، پس میں ہر انسان کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو اس سے میرے خزانے اور بادشاہی میں اتنی ہی کمی ہو گی جتنی سوئی کے سمندر میں ڈبو کر نکالنے سے سمندر کے پانی میں ہوتی ہے۔ (مسلم)

پیغمبرانہ منہاج دعوت: صبر و استقامت۔ توکل علی اللہ

وَمَا لَنَآ اَ لَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔

اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں جبکہ اسی نے ہمیں (ہدایت و کامیابی کی) راہنمائی کی ہے؟ جو اذیتیں تم ہمیں دے رہے ہو اُن پر ہم صبر کریں گے اور بھروسا کرنے والوں کا بھروسا اللہ ہی پر ہونا چاہیے۔ (ابراہیم۔12)

And why should we not rely upon Allah while He has guided us to our [good] ways. And we will surely be patient against whatever harm you should cause us. And upon Allah let those who would rely [indeed] rely.

ہر ظالم وجابر (حقیقت میں) ناکام ہی رہا

۔۔وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍۙ۔

۔۔۔اور ہر ظالم، ضدی شخص (حقیقت میں ہمیشہ) ناکام ونامراد رہا۔۔۔(ابراہیم۔15)

... So every stubborn tyrant was doomed.

بے سود اعمال

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ۭ

وہ اپنے کیے (ہوئے شرکیہ اعمال) کا کچھ بھی پھل نہ پاسکیں گے۔۔(ابراہیم۔18)

They are unable [to keep reward] from what they earned a [single] thing.

حدیث: إِنَّ اللّٰہَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَہٗ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِہٖ وَجْہُہٗ

اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرماتے ہیں جو خالص اسی کے لیے اور اس کی رضا کے لیے کیا جائے۔ (نسائی)

شرک اور ریاکاری اعمال کو برباد کر دیتے ہیں

جو اللہ کے ساتھ دوسروں کی عبادتوں کے خوگر ہیں، ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے بنیاد کے بغیر عمارت ہو جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ سخت ضرورت کے وقت خالی ہاتھ کھڑے رہ گئے۔ سورۃ البقرۃ میں ایمان والوں کو بھی فرمایا گیا: اے ایمان والو اپنے صدقے خیرات احسان رکھ کر اور ایذاء دے کر برباد نہ کرو جیسے وہ جو ریاکاری کے لئے خرچ کرتا ہو اور اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہ رکھتا ہو اس کی مثال اس چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی تھی لیکن بارش کے پانی نے اسے دھو دیا اب وہ بالکل صاف ہو گیا یہ لوگ اپنی کمائی میں سے کسی چیز پر قادر نہیں۔

حیات ثانیہ

سورہ ابراہیم۔۔۔۔آیت۔19

اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ قیامت کے دن کی دوبارہ پیدائش پر میں قادر ہوں۔جب میں نے آسمان زمین کی پیدائش کر دی تو انسان کی پیدائش مجھ پر کیا مشکل ہے۔

دوسری آیت میں ہے کہ اے ایمان والو تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لائے گا جو اس کی پسندیدہ ہو گی اور اس سے محبت رکھنے والی ہو گی۔

اور جگہ ارشاد ہے اگر وہ چاہے تمہیں برباد کر دے اور دوسرے لوگوں کو لے آئے، اللہ اس پر قادر ہے۔مطلب یہ ہے کہ اگر تم دین کا کام نہیں کروگے تو اللہ تمہارا محتاج نہیں وہ یہ سعادت کسی اور کو بھی عطا کر سکتا ہے۔وَّمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیۡزٍ۔اور اللہ کے لئے یہ بات کوئی مشکل نہیں ہے۔(ابراہیم۔آیت۔20)

قیامت والے دن شیطان کی طوطا چشمی

وَقَالَ الشَّیۡطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰہَ وَعَدَکُمۡ وَعۡدَ الۡحَقِّ۔۔۔

شیطان (قیامت والے دن) کہے گا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے جو وعدے تم سے کیے تھے وہ سب سچے تھے۔۔۔(ابراہیم۔22)

And Satan will say (to his followers) after the judgment has been passed, "Indeed, Allah has made you a true promise. I too made you a promise, but I failed you.

کلمہ طیّبہ کی مثال

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات (کلمہ طیبہ) کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔(ابراہیم۔24)

Have you not considered how Allah presents an example, [making] a good word like a good tree, whose root is firmly fixed and its branches [high] in the sky?

عبداللہ بن عباس (رض) فرماتے ہیں: کلمہ طیبہ سے مراد، لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ بندہ مومن پاکیزہ درخت کی طرح ہے، اس کی جڑ مضبوط ہے۔ یعنی مومن کے دل میں لا الہ الا اللہ جما ہوا ہے اس کی شاخ آسمان میں ہے۔ یعنی اس توحید کے کلمہ کی وجہ سے اس کے اعمال آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور بھی بہت سے مفسرین سے یہی مروی ہیں کہ مراد اس سے مومن کے اعمال ہیں اور اس کے پاک اقوال اور نیک کام۔

بندہ مومن کا وجود پورے جہان کیلئے باعث خیر و برکت ہوتا ہے بالکل اسی طرح جس طرح درخت اپنے سایہ کے نیچے پناہ، پرندوں کو گھونسلے کی جگہ، مخلوق کو روزی، پورے ماحول کو خوشگوار رکھتا ہے۔

يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔ ابراہیم۔27

کلمہ طیبہ، ایمان اور اعمال صالحٰی کی برکت سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔

احسان اور احسن سلوک

قُلْ لِّعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ۔

اے نبیؐ، میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم رکھیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی اور محبت۔

ابراہیم۔31

[O Muhammad], tell My servants who have believed to establish prayer and spend from what We have provided them, secretly and publicly, before a Day comes in which there will be no exchange [i.e., ransom], nor any friendships.

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی اطاعت کا اور اپنے حق ماننے کا اور اپنی مخلوق سے احسان و سلوک کرنے کا حکم دے رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ نماز برابر پڑھتے رہیں جو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی عبادت ہے اور زکوٰۃ ضرور دیتے رہیں قرابت داروں کو بھی اور انجان لوگوں کو بھی۔

جس طرح ایک کھیتی پانی ملنے سے تروتازہ رہتی ہے اور نشوونما حاصل کرتی ہے،اسی طرح انسانی زندگی کو بھی نماز کے ذریعے ایمانی حلاوت اور روحانی ٹھنڈک ملتی رہتی ہے۔ایمان مزید نکھرتا ہے اور مومن صحیح راہ پر گامزن رہتا ہے۔

ساری کائنات انسان کیلئے مسخر کردی گئی

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ

اور اس نے تمہارے فائدہ کے لئے سورج اور چاند کو (باقاعدہ ایک نظام کا) مطیع بنادیا جو ہمیشہ (اپنے اپنے مدار میں) گردش کرتے رہتے ہیں،اور تمہارے (نظامِ حیات کے) لئے رات اور دن کو بھی (ایک نظام کے) تابع کر دیا۔(ابراہیم۔33)

And He subjected for you the sun and the moon, continuous [in orbit], and subjected for you the night and the day.

اللہ کی نعمتیں لامحدود

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

اور اس نے تمہیں ہر وہ چیز عطا فرمادی جو تم نے اس سے مانگی،اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔(ابراہیم۔34)

And He gave you from all you asked of Him. And if you should count the favours [i.e., blessings] of Allah, you could not enumerate them.

ابراھیمؑ کی دعائیں

ابراہیمؑ کی امن کیلئے خصوصی دعا

ربّ اجعل ھٰذا البلد آمنا۔

اے رب، اس شہر کوامن والا شہر بنادے۔(ابراہیم۔35)

When Abraham said: My Lord, make this city a city of peace.

دیگر دعاؤں سے قبل یہ دعا کی کہ اے اللہ: اس شہر (مکّہ) کو امن والا شہر بنادے، اس لئے کہ جب امن ہوتا ہے تو لوگ دوسری نعمتوں سے بھی صحیح معنوں میں فائدہ اٹھاسکتے ہیں، ورنہ امن وسکون کے بغیر تمام آسائشوں اور سہولتوں کے باوجود، خوف اور دہشت کے سائے انسان کو مضطرب اور پریشان رکھتے ہیں۔

ابراہیمؑ کی دوسری دعا

حرم مکہ (بیت اللہ شریف) کو مرجع خلائق اور دلوں کا مقناطیس بنادے۔

رَّبَّنَآ إِنِّیٓ أَسۡكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِی بِوَادٍ غَيۡرِ ذِی زَرۡعٍ عِندَ بَيۡتِكَ ٱلۡمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجۡعَلۡ أَفۡـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهۡوِیٓ إِلَيۡهِمۡ وَٱرۡزُقۡهُم مِّنَ ٱلثَّمَرَٰتِ لَعَلَّهُمۡ يَشۡكُرُونَ

اے پروردگار، میں نے ایک بے آب وگیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو اِن کو مرجع خلائق بنادے اور انہیں کھانے کو پھلوں کا رزق عطا فرمادے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔ (ابراہیم۔37)

Our Lord! I have settled some of my offspring in a barren valley, near Your Sacred House, our Lord, so that they may establish prayer. So make the hearts of people incline towards them and provide them with fruits, so perhaps they will be thankful.

اللہ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے:

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا۔

اور جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے (دلوں کا) مرکز اور امن کی جگہ بنادیا۔۔۔۔ (بقرہ۔125)

Magnet of the Hearts

مثابۃ سے مراد بار بار آنے کی جگہ یعنی دلوں کا مقناطیس۔

مزید مناجات

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنادے اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول فرما۔ پروردگار مجھے اور میرے والدین کو اور تمام اہل ایمان کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہو گا۔۔۔۔(ابراہیم۔41،40)

My Lord, make me an establisher of prayer, and [many] from my descendants. Our Lord, and accept my supplication. Our Lord, forgive me and my parents and the believers the Day the account is established.

یہ دعا اللہ تعالٰی کو اس قدر پسند آئی کہ اسے امتِ محمدی ﷺ کی نمازوں میں بھی برقرار رکھ دیا گیا۔

سورۃ ابراہیم۔ آخری رکوع

مناظر قیامت، فکر آخرت

سورۃ ابراہیم۔ آخری آیت:

قرآن: انسانیّت کی طرف پیغام۔ ھٰذا بلٰغُ للنّاس۔

ھٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِیَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ

یہ ایک پیغام ہے سب انسانوں کے لیے، اور یہ بھیجا گیا ہے اس لیے کہ اُن کو اِس کے ذریعہ سے خبردار کر دیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں خدا بس ایک ہی ہے اور جو عقل رکھتے ہیں وہ نصیحت حاصل کریں۔

This [Quran] is notification for the people that they may be warned thereby and that they may know that He is but one God and that those of understanding will be reminded.

خلاصہ قرآن پر اپنی قیمتی تجاویز، آرا، اور تبصروں سے ضرور آگاہ فرمائیں

For Feedback, Comments and Suggestions Please Contact:

Mobile: +44 785 3099 327
Email: hafizmsajjad@gmail.com